بقدر ضرورت ذیل مین بعضمن حاشیہ نقل کردیا ہے۔ طالب تفصیل کلام اصل پر جہ تہذیب الاخلاق کیطرف مراجعت کرے۔

بہرحیند آنریبل صاحب سے اس عہدہ اصول پر عمل نہین ہوا۔ اور نہ اس وعدہ کا ایفا ہوا ہون تے اسلام کے مسایل مذہبی مین ایسے طور پر دست اندازی کی ہے کہ اس سے دم نقدہ سردست اسلام کو سخت نقصان پہنچا ہے اور بعض ایسے مسایل (جیسے وجود ملایکہ) مین دست اندازی کی ہے جنکو قیامت تک کسی علم مشرقی یا مغربی منطق یا فلاسفے سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہ تہا۔ آنریبل صاحب نے قبل ازبرگ دایلاشرو ع کردیا یا آب ندیدہ موزہ از پاکشیدہ پر عمل کیا اور ان مسایل مین بے جا تعرض کرکے دم نقد اسلام کو نقصان پہنچایا یا اسکی تفصیل معہ دلیل شکایۃ بقلم علامہ مین بخوبی ہو چکی ہے۔ ولیکن اسمقام مین ہم کو نحی عدم تعمیل وکارگذاری سے بحث نہین ہو یہ جو اصول انہون نے بیان کیا ہے وہ ہمارے بیان کا سراسر مصدق ہے۔

اتنی دور کیون جائین اپنے ہی مخاطب نکتہ چین مولف کتاب مسلمانان کی کلام کیون نہ دیکھین۔ انہون نے خود ترقی کرنی والی اقوام یوروپ کے پیروی کو صرف معاشرت سے مخصوص اور اسمین منحصر کردیا ہے اور مذہبی تقلید کو اس سے مستثنے فرمایا ہے۔ چنانچہ اظہار کردہ صفحہ ۶۹۸ کالم ۲ سطر ۲۱ مین

---

* وہ یہ ہے گو ہمارے احباب معترض یا ہمارے مخالف ہم کو کافر و مرتد و زندیق وکرسٹان سمجھتے ہون لیکن مین اپنے تئین نہایت پکا مسلمان سمجھتا ہون۔ یہ بھی میرا خیال ہے کہ مسلمانون مین جو قوم کا اطلاق کیا جاتا ہے وہ ملک یا نسل کے لحاظ سے نہین کیا جاتا بلکہ صرف مذہب کے سبب سے کیا جاتا ہے اور اسلئے کسی ملک و نسل کا آدمی ہو جب وہ مسلمان ہے تو ایک قوم ہے پس جب ہم قوم مسلمان کی ترقی اور رفاہ و فلاح چاہتے ہین تو ہمپر فرض ہے کہ ہم اسمین بھی کوشش کرین کہ وہ لوگ مسلمان رہین کیونکہ اگر مسلمان ہی نہ رہے تو ترقی کرین وہ ترقی ہماری قوم کی ترقی نہ ہوگی۔"

(تہذیب الاخلاق جمادی الثانی ۱۳۱۵ھ صفحہ ۱۵)

راقم ریویو نے کلام نقل کیا ہے جسکا ٹھیک ٹھیک مطلب یہ ہے کہ مذہب مین پیروی اقوام یوروپ جائز نہین ہے۔ کیونکہ اس سے مذہب کو نقصان پہنچتا ہے۔ جو ترقی قومی کے منافی ہے۔ معلوم نہین (مولانی صاحب نے یہ بات کہکر وہ بات کیونکر کہی یہ بات بھول گئے یا وہ بے سوچے قلم سے نکل گئی۔ اور یہ بشہادت اس بیان بابرہان اور باعتراف قومی ترقی خواہان بلکہ باقرار نکتہ چینان تصانیف نواب صاحب والاشان یہ امر ثابت و محقق ہے کہ مذہبی ترقی بھی قومی ترقی کا جزو ہے۔ اور قومی ترقی بدون ترقی مذہبی ناممکن و متصور ہے تو پھر اگر نواب صاحب ممدوح نے اپنی تصانیف مین مذہب کو ترقی دی۔ اور مذہبی مسایل کی حفاظت و اشاعت کی تو انکی تصانیف انبار بے سود کہنا کیونکر صحیح ہے اور انکو ترقی قومی اہل اسلام سے خارج و بے دخل ٹھہرانا کیا معنے رکھتا ہے کہ مولانی صاحب انکی نسبت ایسے الفاظ نامناسب فرماتے ہین۔

اب رہا یہ امر کہ تصانیف نواب صاحب نے مذہبی ترقی کی ہے یا نہین اور ان تصانیف سے مذہبی مسایل کی حفاظت و اشاعت ہوئی یا نہین جیسکہ انسے پہلے دینی تصانیف علماء سلف و خلف سے مذہبی ترقی و اشاعت ہوئی ہے۔ اسکا تصفیہ ہم عموماً ناظرین اور خصوصاً حضرات نکتہ چین پر چھوڑتے۔ اور منجملہ تصانیف نواب صاحب دس ہیں کتابون کا نام ایک نقشہ کے ضمن مین بتا دیتے ناظرین و حضرات نکتہ چین برائے خدا دو چار برس لگا کر ان کتابون کا مطالعہ کر کے خود ہی ہم کو بتا دین کہ ان کتابون مین حمایت اشاعت و ترقی دین پائی جاتی ہے یا نہین اور اسکا نفع دین مین ان کتب دینیہ سے جن سے پہلی تصنیف ہو چکی کچھ کم ہے یا انسے زیادہ؟

---

* غالب صاحب مولانی نے مذہبی تقلید کو اس سے مستثنے کر دیا ہے صرف معاشرت کی پیروی کو انسب بتایا ہے۔ کوہ نور جلد ۳ صفحہ ۶۹۸

نقشہ بعض مولفات نواب صاحب بہوپال سلمہ اللہ بالتوفیق الاقبال

نمبر	نام کتب	علم	زبان	کیفیت
۱	فتح البیان فی مقاصد القرآن	تفسیر	عربی	چار مجلد مین ہے کہ ہر ایک اسمین سے تقریباً ہزار ہزار صفحہ مین ہے صحت و سند مین سابقہ سب تفسیرون سے فایق ہے۔
۲	عون الباری شرح تجرید مختصر بخاری	حدیث	″	۸ مجلد مین ہے جو اکثر پانچ پانچ سو صفحہ مین ہے اسمین مقاصد صحیح بخاری کو جو قرآن کے دوسرے درجہ مین ہے حل کیا ہے۔
۳	مسک الختام شرح بلوغ المرام	″	فارسی	گیارہ سو صفحہ مین ہے اسمین حدیث و مذاہب فقہیہ کی عمدہ تحقیق ہے۔
۴	اکسیر فی اصول التفسیر	تفسیر	″	۱۲۰ صفحہ مین ہے اسمین مسایل تفسیر اتقان و فوز الکبیر وغیرہ مولفات سلف و خلف کو عمدگی سے جمع کیا ہے۔
۵	منہج الوصول	اصول حدیث	″	۲۳۳ صفحہ مین ہے یہ کتاب اصول حدیث مین جامع کتاب ہے۔
۶	ہدایت السایل	فقہ حدیث	″	۵۲۲ صفحہ مین ہے اسمین ادق و معرکہ آرا ۱۰۷ مسایل فقہیہ کو بطور سوال و جواب بیان کیا ہے
۷	اتحاف النبلاء	تاریخ	″	۴۴۴ صفحہ مین ہے اسمین ائمہ محدثین و فقہاء کے تاریخی حالات اور اُنکے مصنفات کو بیان کیا ہے۔
۸	افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ	اصول و تفسیر	″	۸۴ صفحہ مین ہے اسمین تمام ناسخ و منسوخ آیات و احادیث کو ایسے طور پر ذکر کیا ہے کہ گویا دریا کو کوزہ مین جمع کیا ہے
۹	حصول المامول	اصول فقہ	عربی	۱۲۰ صفحہ مین ہے اسمین اصول فقہ کے مسایل کثرت سے وارد کیے ہین

نمبر	نام کتاب	علم	زبان	کیفیت
۱۰	روضہ ندیہ	فقہ حدیث	؍؍	۳۲ صفحہ مین ہی اسمین اون مسایل فقہیہ کو جو ظاہر حدیث کے موافق ہین معہ بیان اختلاف مذاہب مدلل کیا ہی۔
۱۱	حجج الکرامۃ	تاریخ	فارسی	۵۰۰ صفحہ مین ہی اسمین تاریخ کے علاوہ مسایل دینی بھی کثرت سے ہین۔
۱۲	ظفر اللاضی	فقہ	عربی	۱۶۰ صفحہ مین ہی اسمین اون احکام اسلام کا بیان ہی جنکی رعایت قاضیون پر واجب ہی۔
۱۳	ذخر المحتی	فقہ	عربی	۱۱۰ صفحہ مین ہی اسمین مفتیون کے لیے واجب الرعایت احکام اسلام بیان ہی
۱۴	نقطۃ العجلان	تاریخ	عربی	۱۰۰ مین ہی اسمین تاریخی حالات کے علاوہ مسایل اسلامی کثرت سے ہین۔
۱۵	فتح المغیث	فقہ حدیث	اردو	اسمین اون مسایل فقہیہ کا بیان ہی جو حدیث سے ثابت ہین۔
۱۶	ریاض المرتاض	سلوک و تصوف قدیم	فارسی	۳۲۸ صفحہ مین ہی اسمین وہ سلوک بیان ہوا ہے جو کتاب و سنت سے ثابت ہے۔
۱۷	رحلۃ الصدیق	فقہ	عربی	۹۲ صفحہ مین ہی اسمین مسایل حج و عمرہ بیان ہوئے ہین۔
۱۸	موائد العوائد	حدیث	فارسی	۲۵۴ صفحہ مین ہی اسمین مختلف مضامین کے احادیث کو بحذف اسناد وارد کیا ہی۔
۱۹	جنۃ فی الاسوۃ الحسنۃ بالسنۃ	اصول فقہ	عربی	۱۰۸ صفحہ مین ہی اسمین اتباع سنت و تقلید کے مسایل کو بلا خطاب خاص کسی شخص یا فرقہ کے بیان کیا ہی۔
۲۰	شرح الاعتقاد الصحیح	عقاید	عربی	۷۶ صفحہ اسمین اہل سنت کے عقاید قدیمہ کا بیان ہی۔

اس قسم کی اور ان مضامین کی کتابین مولفہ نواب صاحب اور بہت ہین جنکی تعداد ہمارے علم مین سو کے قریب ہے حضرات نکتہ چین ایمان و انصاف کو پیش نظر رکھکر کہین کہ کیا یہ کتابین

بے سود ہین اور اہل اسلام کا انہین دینی فایدہ نہین ہے۔ ایسا کہین تو براہ مہربانی یہ بھی ہم کو بتا دین کہ انکے مقابلہ مین اور کون سی کتابین سود مند ہین جنسے مسلمانون کو دینی فایدہ پہنچے تب مولفہ نواب صاحب کا موازنہ و مقابلہ کیا جاوے گا۔ اور عام مسلمانون کو انکے مقابلہ مین انکا مفید و غیر مفید ہونے کا بتایا جاویگا۔

بالجملہ جو کچھ سوہانی صاحب نے نواب صاحب کی تالیفات کی نسبت کیا ہے اسکو صحت و نفس الامر سے کچھ بھی تعلق نہین ہے ہم امید کرتے ہین کہ سوہانی صاحب اس اپنی رائے کو واپس کر لینگے یہ حیرت و حق پرستی حاصل ہو تو اسپر نظر ثانی تو ضرور کرینگے۔

(باقی آیندہ)

ریویو
ترجمان وہابیہ
پر

یہ کتاب بفیضت انصاب نواب صاحب بھوپال کی تصنیف ہے اسمین نواب صاحب ممدوح نے زمرۂ اہلحدیث رعایا گورنمنٹ انگلشیہ سے جو وہابیت سے متہم ہین کمال ہمدردی کی ہے اور یہ ثابت کردی ہے کہ اہلحدیث ہندوستان مین نہ مذہبی اور لغوی معنے وہابیت (عبدالوہاب نجدی کا دین مین پیرو ہونا) اپر صادق آتے ہین۔ اور نہ پولیٹکل معنے (سرکار انگلشیہ کا باغی ہونا) اسمین پائے جاتے ہین۔ مذہب مین تو وہ کتاب و سنت کے پیرو اور اسکی طرف منسوب ہین جہان سب مذاہب کا سلسلہ منتہی ہوتا ہے

اطاعت و عدم بغاوت سلطنت مین وہ ایسے سچے و ثابت قدم ہین کہ مسلمانون بلکہ کسی مذہب مین کوئی فرقہ یا شخص اس اطاعت مین انکے برابر نہین۔ کیا مجال وہ لوگ بغاوت گورنمنٹ جسکے ظل حکومت مین با امن اوقات بسر کرتے ہون بحکم

نصوص قرآن وحدیث حرام جانتے ہین اور اس اعتقاد کو اپنے مذہب کا جزو سمجھتے ہین اور یہ بات انکے سوائے کسی فرقہ اسلامی یا غیر اسلامی مین پائی نہین جاتی ہے - گورنمنٹ سب کے نزدیک جرم و ناجایز امر ہے - ان لوگون کو وہابی (یعنے لغوی و مذہبی خواہ یعنے پولیٹکل و سرکاری) کہنا اون ہی لوگو نکا کام ہے جنکو خود اصل مذہب (کتاب وسنت) کی پابندی اور سلطنت کی خیر خواہی حاصل نہین ہی -

اس کتاب مین ایک دیباچہ ایک مقدمہ چند فصول اور ایک خاتمہ ہے ہم اسکے دیباچہ کو اسمقام مین بعینہ نقل کرنا اور مابقی کا ماحصل بیان کرنا اس غرض سے مناسب جانتے ہین کہ اس کتاب کی خوبی بگم مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید - خود اسی سے ظاہر ہو - جناب ممدوح شروع دیباچہ مین فرماتے ہین -

خدا کا نام بھی نام خدا کیا راحت جان ہی — عصاے پیر ہے تیغ جوان ہی خرد مندان ہے
ہوائے لغت آنحضرت دل بیتاب تسکین ہی — چراغ معرفت ہی چشم جان ہی جان ایمان ہے
رسول ہاشمی کے گیسوے شکین پر قربان ہون — کہ صبح فیض ہی شام ہدایت ہی نمایان ہی
مسلمان کی نظر مین دین و فرہنگ کا ہر نقطہ — دل افگار ہی یہ نخم سعد ہی مہر سلیمان ہی
محبت آل واصحاب نبی کی کیون نہ ہو دل مین — ہر ایک مہر ہی ہی راہ دین ہی نوح طوفان ہی
نجات تبار کی روز قیامت عدل سے ہوگی — گنہگاری ہماری بخشش کی سامان ہی

گدائے کوچہ محبت فدائے شاہ سنت
تابندہ امیر الملک صدیق الحسن خان ہے

سنو صاحب مجھکو کچھ ضرورت اس امر کی نہ تھی کہ مین یہ رسالہ لکھون اسلیے کہ جو بحیثیت مذہبی مسلمانان ہند مین ایک مدت دراز سے باعث راہ و رسم مذہب وہابی سنی جاتی ہی اوسکی دہرم دام خاص ملک میان دوآب ہی مین رہی کبھی غلغلہ اوسکا جنوب و شمال ہند مین یا نہین گیا خصوصاً یا سہسوانی ہند وستانی ہین کہ اہل یا

ہمیشہ ایسے حالات سے ابتک غافل و ناآگاہ ہین لکن چند روز سے کہ ایک ملک کے آدمی اچھے بُرے دور دور سے دوسرے ملک مین آنے لگے تو وہ کاریگری اونکی کچھہ کچھہ اسجگہہ بھی ظاہر ہونے لگی اور نئی نئی بول چال سے تازہ تازہ لقب مذہبی منکر جس سیدہی سادہے مسلمان کو چاہا ڈرا دہمکا کر اپنے مطلب کے واسطے بدنام کرنے لگے **بھوپال** کی رعیت اکثر ہندو ہے تھوڑے مسلمان جو شہر مین رہتے ہین دیسی ہون یا پردیسی اونمین اَن پڑہے بہت زیادہ پڑہے بہت کم ہین وہ فارسی کی شدبد نوکری چاکری کے لئے جانتے ہین مذہبی بحث سے غافل و جاہل ہین چنانچہ یہی حال ہے کہ کبھی مباحثہ مذہبی تقریباً تحریراً اس جگہہ نہین ہوا اور نہ کبھی کوئی کتابیا رسالہ کسی شخص نے کسی مذہب کے رد مین لکھا کوئی مذہب کیون نہو فرمانروایان بھوپال کو ہمیشہ آزادگی مذاہب مین کوشش رہی جو خاص منشا گورنمنٹ انڈیا کا ہے جسے بدین خود موسلے بدین خود لیکن چند سال سے بعض نو دولتان بدانديش متوسل ریاست نے جنکو خاص میرے سبب سے کسیقدر اوج حاصل ہوا ہے اور حسن کشی اونکا پیشہ آبائی ہے بغوائے ۔ ؎

شوربختان بآرزو خواہند — مقبلانرا زوال دولت وجاہ
گر نبیند بروز شپر چشم — چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

مخبری وہابیت نسبت ریاست بڑے زور و شور سے کرکے حکام بالادست کا ناخوش کرنا مجھے اپنی مطلب برآری کو چاہا چنانچہ ہنوز اسی خیال باطل مین دیوانے ہو رہے ہین اور جا بجا عرضی فرضی بذریعہ ڈاکخانہ بھیجتے رہتے ہین اور طرح طرح کے مضامین نئے نئے قالب مین تراشے جاتے ہین۔ یہ ساری ہُوحَقّ اسلئے ہے کہ مجھکو کوئی نقصان کسیطرف سے جسطرح ہو سکے پہونچے لکن جو سچا ہے اوسکو خدا ہر بلا سے بچاتا ہے اور جھوٹا اپنی سزا جزا کو یہان و وہان پہونچتا ہے

پس جب مینے دیکہا کہ یہ طوفان بے تمیزی طغیانی پر ہے اور بلاد ہندوستان کا احوال جو سنا جاتا تہا تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب بیچ کے فقرے ہین - دولت عالیہ برٹش نے اس معاملہ مین قدیماً وحدیثاً ہر جگہہ انصاف پر نظر رکہی ہے کسیجگہہ مجرد تہمت واقترا پر کارروائی خلاف واقع نہین فرمائی بلکہ اشتہار آزادی جاری کئے اور سوائے باغیان دولت انگلشیہ کے فقط مذہب زید وعمر پر کبہی مواخذہ نہین کیا اور لایق حال ہر سلطنت کے بہی یہی ہے کہ جس کسی سے کسیجگہہ کوئی فتنہ اوٹھے اور اوسکے نزدیک اسباب بغاوت پائے جاوین اور اوسکی کوشش فساد مین ملاحظہ ہو خواہ وہ وہابی عرفی ہو یا نہو اوس سے ضرور باز پرس کیجاوے اور جسکو دشمن اوسکے نجدی مشرب یا وہابی مذہب یا لامذہب یا اور کچہہ ٹہراوین اور وہ اس سے غافل اور بعید ہو اور اُس سے بجز خیر خواہی کوئی امر بد اندیشی ومخالفت کا کبہی پایا گیا ہو وہ بیشک ہوا خواہ دوستی دوست ہے کیونکہ سب اہل تجربہ دیکہتے ہین کہ جب کوئی دشمن کسی شخص یا قوم کا ہوتا ہے اور کوئی قابو اوسکا اپنے مخالف پر نہین چلتا تو وہ اوسکو پردۂ تہمت وہابیت وغیرہ مین دشمن گورنمنٹ ظاہر کرکے نقصان پہونچانا چاہتا ہے - پہر کبہی اس حیلہ سے بوجہ ناواقفیت بعض حکام داؤ اوسکا اوس غریب غافل مزاج پر چل جاتا ہی اور نہ غالباً نزدیک حکام معاملہ فہم کے وہ بہید وکید دشمن کا کہل جاتا ہی چنانچہ وقت تحقیقات ایسے مقدمات سرکار عالیہ برٹش کو یہ بات بخوبی ثابت ہوگئی ہے کہ اکثر مدعی کاذب اور مدعا علیہ صادق ہین - ایک معاملہ اسی قسم کا حال مین سنا گیا تھا کہ جسکی تصدیق پہر اخبار پانیر سے بخوبی ہوگئی پرچہ ہشتم جنوری ۱۸۸۳ء روز دوشنبہ مین یہ عبارت لکہی گئی -

تجویز ذیل کہ جسکو گورنمنٹ ہند نے دفتر خاص مین جاری کیا ہے وہ بغرض اشتہار عام لکہی جاتی ہے کیفیات مقدمہ پر غور فرماکر اور نیز استفسار روداد مقدمہ از

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

گورنمنٹ بنگال و پنجاب و گورنر جنرل باجلاس کونسل مہربانی فرماکر فیصلہ کرتے ہین کہ کل وہ وہابیان قیدی جنکی نسبت حکم سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور قرار پایا تہا اور جرم اونکا مدد جنگ بمقابلہ گورنمنٹ سمجہا گیا تہا اور جنکی میعاد ابتک باقی ہے اب وہ قید سے رہا کئے جاتے ہین اور اون سبکو بواپسی وطن اجازت دیجاتی ہے الخ فقط

پھر دوسرے پرچہ پانیر مطبوعہ یازدہم جنوری ۱۸۸۳ء مین یہ لکہا ہے کہ تجویز جدید جو رہائی قیدیان وہابی کی ہے اوسپر اخبار ہندو پیٹریٹ نے یہ رائے اپنی بیان کی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے عمدہ مہربانی کے کام سے شروع سال کو ابتدا کیا ہے چنانچہ اس سے نہ صرف مسلمانان ہند نے خوشی کے ساتھ تجویز گورنمنٹ کو قبول کیا ہے بلکہ عامۂ کل سکنہ ہند نے گورنمنٹ کے اس کام پر خوشی ظاہر کی ہے اس کارروائی گورنمنٹ سے ظاہر ہے کہ ہند کی حکومت نہ فقط اچہی حکمرانی کو ظاہر کرتی ہے بلکہ موقع وقت کے ساتہہ کام کرتی ہے اور اوس سے پیشتر جسکو تہوڑا زمانہ ہوا ہے جبکہ جنگ مصر پیش تہی اوسوقت بذریعہ تار برقی لندن معلوم ہوا تہا کہ جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل سابق ہند نے نسبت جملہ مسلمانان ہند کے خیرخواہ ہونا سلطنت برٹش کا ظاہر فرمایا۔ چنانچہ پانیر مطبوعہ شانزدہم اکتوبر ۱۸۸۲ء مین بابت اسپیچ یعنے تقریر انتظام ملکی جناب موصوف کے جو لندن سے ذریعہ تار برقی ۱۳ اکتوبر پہونچے تھے یہ عبارت درج کی ہے۔

کل روز لارڈ نارتھ بروک نے بمقام لورپول بڑی خوشی سے تقریر ذیل کو بیان کرکے ظاہر کیا کہ۔

ہندوستان کے عامۂ مسلمانون نے جو دلی خیرخواہی نسبت انگریزی کارروائی کے بمقدمہ جنگ مصر ظاہر کی ہے یہہ بڑی دلیل ہے کہ کل مسلمانان ہند دلی خیرخواہ گورنمنٹ انگریزی کے ہین۔ اب اس سے زیادہ کسکی گواہی ہوگی اسبات پر کہ ہند

(باقی آیندہ)

بقیہ پیری و مریدی

نوٹ۔ قبل اسکے کہ مین اسمضمون کا بقیہ رقم قلم مین لاؤن اس امر کا اظہار ضروری سمجھتا ہون کہ جو کچھ مین آیندہ اس مضمون مین تحریر کرونگا وہ کسی فریق (نافی یا مثبت) کے حق مین یا پہلے سے خطاب (تھا) خطاب و جواب مین نہوگا۔ بلکہ وہ مستقل مضمون ہوگا جسمین فرضی سوالات کا جواب ہوگا اور سائل بھی کوئی شخص فرض قرار دیا جاویگا۔

پہلے مخاطبین سے قطع خطاب کی وجہ یہ ہے کہ جس غرض سے اون لوگونکو مخاطب کیا گیا تھا وہ غرض حاصل ہوگئی ہے لہذا اب اونکے خطاب و جواب کی حاجت نہین ہے وہ غرض یہ تھی کہ فریقین مسابقت مین افراط و تفریط چھوڑ دین اور حق متوسط کو مان لین فریق نافی تفریط نکرے اور بخوف و لحاظ اون مفاسد کے جو بہیت مروجہ زمانہ حال مین پائے جاتے ہین اصل سنت بہیت سے انکاری نہو۔ اور فریق مثبت افراط نکرے۔ اور اس بہیت کو مرتبہ سنت سے نہ بڑہاوے اور اوسکو آسمان پر نہ چڑہاوے اور اسمین وہ خصوصیات رسمیہ کو جنکا بیان نمبر سابق مین (صفحہ ۱۰) وغیرہ ہو چکا ہے نہ گادے سو بحمداللہ پہلے دو نمبرون کی اشاعت سے حاصل ہوگئی ہے فریق نافی نے تو صاف مان لیا اور یہ کہدیا ہے کہ اسباب مین جو کچھ آپنے تحکیم کیا ہے ہم کو منظور ہے اور فریق مثبت نے جو مضمون نمبر دوم کے اکثر حصہ سے اتفاق ظاہر کیا ہے اور جو اسکے بعض مطالب مین اونکو اختلاف رہا ہے اوسکو اونہون نے غیر ضروری الحاظ و غیر مفرر قرار دیا ہے اور مضمون نمبر سوم مین جن زیادتیون کو ہمنے انکے کلام کا منطوق یا مفہوم قرار دیا تھا اور اوسکی تائید مین بعض واقعات کو پیش کیا تھا ان زیادتیون سے اونہون نے انکار کیا ہے اور یہ الحاظین اسبات کا اقرار ہے کہ ان زیادتیون کو ہم (یعنے وہ لوگ) پسند نہین کرتے اور جو مسائل و دلایل ان زیادتیون کے رد و جواب مین اشاعۃ السنۃ مین مذکور ہین

ان سے وہ بدل متفق ہین۔

ہم اس مقام مین دونون فریق کی تحریرات کو بالفاظہا بحذف زوایۂ خارج از مطلب نقل کرتے ہین اور اپنے ناظرین کو اپنی غرض کے حصول کا یقین دلاتے ہین اولاً ایک معزز مولوی صاحب نے سرگروہ فریق ثانی کے شاگرد و خواص مجلس سے ہین۔ اور ہماری بھی دلی دوست خط ذیل لکہا۔

مکرمنا مولویصاحب

السلام علیکم۔ آپکا محاکمہ درباب اختلاف مسئلہ بیعت فریق ثانی کو ہمہ تن منظور ہے۔ عین مبنی انصاف پر ہے خداوند تعالے آپ کی قلم کو زیادہ تر جولانی دے۔ از طرف مولوی غلام علی صاحب بعد شکریہ السلام علیکم۔ ۸ جون ۸۸۳ء راقم بہادر علی خان۔

تسپر خاکسار نے مولویصاحب سرگروہ فریق ثانی سے بذریعہ خاص مراسلت بوساطت اپنے برادر کلانی شیخ محمد علیصاحب یہ امر دریافت کیا کہ مولوی بہادر علی خانصاحب نے جو لکہا ہے یہ واقعی آپکی رائے کے موافق ہے۔ اور اب آپ اصل بیعت کا مسنون ہونا تسلیم کرتے ہین۔ اور اسمین دعوی نسخ یا خصوصیت نہین کرتے؟ اسکے جواب مین مولویصاحب ممدوح نے یہ رقعہ خاص اپنی قلم سے ارقام فرماکر ارسال فرمایا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم بخدمت شریف برادر دینی مولوی محمد حسین صاحب السلام علیکم۔ اما بعد نوازشنامہ آنصاحب بدست شیخ محمد علیصاحب رسیدہ موجب مفاخرت شد این فقیر بسبب بیماری لاحقہ از طرف مقابل ہرکس برطرف شدہ است و ترک گفتگو مسایل حتی الوسع کردہ پرچہ اشاعۃ السنۃ از مولوی بہادر علی صاحب شنیدہ روبروے ایشان پسندیدہ یکدو کلمہ خورسندی بزبان بے اختیار جاری شدند پس این حقیر از تحقیق حقیر آنصاحب خورسند است و بحق ایشان دعا خیر میکنند۔ الراقم ابو عبد اللہ قصوری

ان مولویصاحب کا جو سالہا سال سے سنیت اصل بیعت سے انکاری تھے اور اسمین نسخ و خصوصیت کے مدعی تہے تحقیق و محاکمہ اشاعۃ السنۃ کو پسند کرنا

اور اصل سنت بیعت کو (بخلافت زوائد رسمیہ) مان لینا مولویصاحب کی عالی ہمتی و نیک نیتی کا مثبت ہی اور کمال شکر گذاری کا محل ہی۔ ہم تہ دل سے مولویصاحب کے اس رجوع بتحقیق کے شکر گذار ہین اور مولویصاحب کے لیے دعا خیر کرتے ہین اور فریق مثبت کی خدمت مین برادرانہ التماس کرتے ہین کہ وہ بھی مولویصاحب کی اس عالی ہمتی و نیک نیتی کو مان لین اور انکی طرف سے کدورت دور کرین اور انکے شکریہ و دعا خیر سے دریغ نہ فرماوین۔

اور فریق مثبت کے ایک سرگروہ مولویصاحب نے جو رسالہ اثبات بیعت کے مصنف اور فریق نافی کے خصم و مقابل ہین اپنے دستخطی رقعہ مین لکھا ہے۔

مکرمی مولوی محمد حسین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ الیہ وبرکاتہ۔ پرچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۶ رسید تحقیق پیری و مریدی بفہم قاصر احقر در اکثر جا بہ نہج صواب افتادہ جزاکم اللہ خیراً در دو سہ موضع قدرے اشتباہ است۔ اما رفع آن اشتباہ چندان ضروری نمیدانم کہ از لوازم نیست اختلاف جزئی چندان مضر نیست عبد الجبار عفی عنہ

وہی مولویصاحب اور انکے بڑے بھائی سجادہ نشین نے ایک اور خط جو پانچ صفحہ مین لکھا ہے اور اسمین ان زیادتیون سے جو نمبر سوم مین بدست آویز انکے مفہوم یا منطوق کلام اور بشہادت بعض واقعات انکے نسبت بیان کئے گئے ہین انکار کیا ہے چونکہ وہ خط بہت طویل ہے اور بعض امور بحث طلب پر بھی مشتمل ہے اسلئے ہم اسکو بتمامہ و بالفاظہ نقل نہین کر سکتے اسکا ماحصل بقدر ضرورت بیان کرتے ہین اسمین وہ کہتے ہین کہ ہم بیعت توبہ کو مثل بیعت خلافت نہین جانتے۔ اور اس بیعت کے لئے تمام عالم کے واسطے ایک شخص کو مخصوص نہین کرتے۔ بلکہ ایک شہر مین چند اشخاص کا بیعت لینا جائز سمجھتے ہین۔ اور جو ہمنے اپنے رسالہ کے

صفحہ ۱ مین بیعت توبہ کو مثل بیعت خلافت کہا ہے وہ بمقابلہ اس اعتراض منکرین بیعت کے (کہ بیعت توبہ سنت مستفیضہ ہے تو صحابہ آپسمین مانند السلام علیکم ہر ایک دوسرے سے کیون نہین کرتے تھے) کہا ہے جس سے ہمارے مراد یہ ہے کہ یہ بیعت بعض اشخاص سے مخصوص ہوتی ہے ہر ایک کا کام نہین ہے جیسے نماز پر انی کی امامت یا محلہ کی چوہدرایت وغیرہ - یہ مراد نہین کہ ایک شخص کے ہاتھہ پر بیعت کرنے سے دوسرے شخص کے ہاتھہ پر جو اس سے افضل یا اسکی مانند ہو بیعت کرنا جایز نہین - اور اس مضمون کا خط کہ ہمارے بیعت مثل بیعت خلافت ہے ہم مین سے کسی بھائی نے نہین لکھا کسی مخالف نے بہ سبب عداوت یا کسی دوست نے فرط محبت سے ہمارے بے خبری مین لکھدیا ہو تو اسکا الزام ہمپر نہین ہو سکتا"

ہر چند عبارات رسالہ فریق مقابل (جو نمبر سابق مین مشغول ہوے ہین) اس قابل والکا کو جگہہ نہین دیتے (چنانچہ ناظرین ان عبارات اور ہماری تقریرات پر مخفی نہین ہے) ولیکن جسمالت مین وہ بیان کرتے ہین کہ ہماری نیت و مراد ان عبارات سے یہ نہین (جو ان عبارات کے ظاہر معنے سے سمجھی جاتی ہے) تو ہم کو اس تفتی بحث سے (کہ تمہارے ظاہری الفاظ مین تاویل والکا کی گنجایش نہین) کچھہ کام نہین ہے اور انکی نیت و ارادہ کے تصدیق و تسلیم مناسب ہے اس حسن ظنی و تسلیم کو ہمنے پہلے ہی مراسلہ سے نہین دیا چنانچہ نمبر سابق کے صفحہ (۹۲) مین صاف تجویز کیا ہے کہ ان لوگون نے لفظ افضل العصر بحق پر حمل بے سوچے سمجھے بوجہ ریا ہے اور ہم جو ہم کو اس حسن ظنی و نیک گمانی سے انکار نہین ہے - ہم صحابہ کو تسلیم کرتے ہین کہ ان کا بیعت تو بہ کو مثل بیعت خلافت کرنا اور بیعت اشخاص کو بیعت توبہ قرار دینا اس بیعت دوم سے

نہین ہے کہ بیعت توبہ انکے نزدیک بیعت خلافت ہے جو بجز ایک شخص کے کسی دوسرے سے جایز نہین اور نہ اونکو اپنی بیعت مین خلافت کا دعوے ہے۔ یہ الفاظ بہی انکی قلم سے بے سوچے بن سمجہے نکل گئے ہین۔ اور یہ بہی مانتے ہین کہ وہ خطوط جنکے اجرا سے اب تک انکو انکار نہین ہے انکی لاعلمی و بے خبری سے جاری ہوئے ہین۔ بالجملہ فریقین کے ان تحریرات و بیانات نے ہم کو انکے مقابلہ سے ڈہیلا اور اسبات سے مستغنی کر دیا ہے کہ ہم آیندہ اونکو مخاطب کرین اور کسی بات مین اس بیعت کے متعلق انکا تعاقب کرین۔

اور اسباب مین آیندہ مستقل پر بحث کرنے اور فرضی سوالات و سایل مقرر کرکے جواب دینیکی وجہ یہ ہے کہ ہمارے زمانہ اور ہماری دیار مین ان دو فریق جماعت متعین کے سوائے اور بہت لوگ ہین جو ان باتون کے قایل ہین اور ان خصوصیات رسمیہ و زیادتیون کو دین سمجہتے ہین شاید کوئی انمین سے وہی باتین پیش کرے جو ظاہر الفاظ عبارات مذکورہ سے (صحیح یا غلط طور پر) سمجہے جاتے ہین اسلئے مناسب ہے کہ ان باتونکا جواب دیا جاوے۔ نوٹ ختم ہوا ہے اب اصل مطلب کیطرف رجوع کیا جاتا ہے وباللہ التوفیق۔

اگر کوئی مدعی مشروعیت خصوصیات رسمیہ بیعت یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل العصر بلکہ سید البشر تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگون سے بیعت توبہ لیا کرتے اور خود کسیکے ہاتہہ بیعت نکرتے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پیر کا افضل ہونا ضروری و شرط بیعت ہے اور پیر کو پیر ہونے کے بعد دوسرے کے ہاتہہ پر بیعت کرنا جائز نہین ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افضل ہونے سے عام پیرون کے افضل ہونے کی ضرورت ثابت نہین ہوتی۔ اور عام پیرونکا قیاس سید البشر پر قیاس مع الفارق ہے ؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک

جنکو اصول فقہ سے واقفیت ہو وہ خوب جانتے ہین کہ فاعل یا فعل کی ذاتی خصوصیات بدون قراین و دلایل خارجیہ اسکے متعلق احکام کے شرط یا شطر (جزو) نہین ہوسکتین مدعی افضلیت پر غور کرین تو سمجھین کہ اس بیعت توبہ کے عام مشروع ہونیکی بناسی فاسد پر ہے۔

اگر وہ اس قاعدہ کو نہ مانین تو انکا مخالف یہ کہہ سکتا ہے کہ اگر آنحضرت کی ذاتی وصف افضلیت کو لوگون سے بیعت لینے مین دخل ہے تو چاہیے کہ اونکے اور ذاتی اوصاف جیسے آپکا رسول ہونا سید ولد آدم ہونا۔ معصوم ہونا وغیرہ وغیرہ کو بھی اسمین دخل ہو اور یہ بیعت آنحضرت سے مخصوص اور آپکا خاصہ ہو کیونکہ یہ صفات آپکے سوائے کسی بشر مین پائے نہین جاتے اور اسکا جواب مدعی افضلیت پیر یہ کچھ نہین دے سکتے

الحق آنحضرت کی کسی ذاتی صفت (افضلیت سیادت رسالت عصمت وغیرہ وغیرہ) کو بجز وصف آپکے متبع ہونیکے اس بیعت مین لطور شرط یا شطر ہونیکے دخل نہین ہے۔

آپکے متبع ہونیکا دخل ہمنے اسلئے مانا اور بدست آویز اسکے مرشد و رہبر کے متبع و پیرو بیگانہ ہونیکی شرط و ضرورت کو اسلئے تسلیم کرلیا ہے کہ فاسق و گمراہ بحکم قرآن لایق پیروی ارشاد و اقتدا و اتباع نہین ہے چنانچہ نمبر ۲ مین بعنوان ۴ اسکا ثبوت دیا گیا ہے۔ اس وصف تقوے کے سوائے اور کسی صفت حضرت رسالت کو بیعت لینے کی شرط و مناط نہین ٹھہرایا جاسکتا اور نہ اس صفت کی شرط ٹھہرانے مین پیری کا آنحضرت پر قیاس ہوسکتا ہے وہ لوگ سخت غلطی اور اپنے دعوے مین تناقض کرتے ہین جو اس بیعت کو آنحضرت کی صفت رسالت کا خاصہ نہین کہتے و مع ذلک اسکو آپکے افضل ہونے یا صاحب اخلاص و احسان ہونے کا لازمہ بتاتے ہین پہر بایں خیال کہ ہمارے افضل صاحب اخلاص و احسان ہیں لوگون سے بیعت لیتے ہین گو منہ سے یہ بھی کہتے ہین کہ ہر بیعت لینے کے لایق نہین یہ تو صاحبان اخلاص و احسان کا کام ہے۔ پہر عین افضلیت پیر کا

اس افضلیت سے یہ نتیجہ نکالنا کہ پیر جی بعد از پیری دوسرے کے ہاتھہ پر بیعت کرنے سے مستغنی ہوجاتے ہین جیسا کہ آنحضرت افضلیت کے سبب اوروں کی بیعت کرنے سے مستغنی تھے فارق وغیرہ فارق کے ہوتے قیاس ہے۔ وہ لوگ خدا سے ڈرین اور یہ خیال کرین کہ رسول خدا کو تو خدا تعالے نے افضل البشر بنادیا اور تمام مخلوق سے بہتا چن لیا انکے مثل یا انسے افضل کوئی نہ تھا اسلئے اونہون نے دوسرے کے ہاتھہ بیعت نکی پیر جی کو کسنے افضل الخلایق بنادیا جسکے سبب اونکو دوسرے کے ہاتھہ بیعت توبہ کی حاجت نہ رہی۔

کیا چند مریدون کی کمیٹی کے اتفاق راے سے پیر جی صاحب واقع مین افضل ہوسکتی ہین یا وہ خود اپنے آپ کو افضل التصر خیال کرسکتے ہین کہ وہ اور کسی صالح کے ہاتھہ پر بیعت نکرین۔

بعض مدعیان افضلیت پیر پیر کے صاحب احسان وعرفان ہونے کی فرمت داشتر بلا بیعت لال پگڑی آپہنچے کہ انکے ہاتھہ سے ہاتھہ لگانے مین اثر ہوتا ہے پس اگر پیر صاحب احسان وعرفان ہوگا تو اُسکے ہاتھہ مین ہاتھہ دینے سے نور احسان وعرفان حاصل ہوگا۔ ورنہ اثر ظلمت پیدا ہوگا جیسا کہ نوزاد لڑکے کو شیطان کے ہاتھہ لگانے سے اثر ظلمت پیدا ہوتا ہے اور بوقت تولد لڑکا روتا ہے چنانچہ حدیث مین آچکا ہے۔

انکا جواب ہم پہلے بھی دے چکے ہین اور اب دوبارہ دیتے ہین کہ یہ تاثیر لمس ومماسہ واثر صحبت نیک وبد اور شے ہے اور بیعت توبہ اور شے ہے۔ یہ اثر مماسہ وصحبت بدون بیعت بھی ہوسکتا ہے اور بیعت بدون حصول اثر مماسہ وصحبت بھی ممکن اور معتبر ہے نہ وہ اسکی شرط ہے۔ نہ یہ اُسکی شرط۔

صوفیہ کی تجربہ واصطلاح سے ہم کو اسمقام مین بحث وتعرض نہین (ممکن ہے کہ وہ صحیح ہو یا غیر صحیح ہو) ہمارا دعوے یہ ہے کہ دلایل شرعیہ کتاب وسنت کے رو سے

* اگر وہ یہ کہین کہ میرا بیٹے پر کی بیعت کرنا ہی تب پیر بنتا ہے پھر اوسپر اور دوسرے کی بیعت نکرنے اور اپنے آپ کو افضل العصر سمجھنے کا الزام کیونکر آسکتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ پیر ہوجانے کے بعد تو وہ کسی کی بیعت نہین کرتا اور نہ اور وہ خیالون سے خلل پذیر ہوتا ہے

دن دونون مین ملازمیت ثابت نہین۔

کسی آیہ یا حدیث مین یہ ذکر نہین کہ جس شخص کے ہاتھہ پر بیعت توبہ کوئی کرے۔ اسکا صاحب تاثیر واہل عرفان واحسان ہونا دیکھہ لے۔ اور نہ یہ ذکر کرے کہ جس صاحب تاثیر واہل عرفان واحسان کے صحبت وملازمت کا کوئی طالب ہو پہلے اسکے بیعت کرے اور یہ بیان ہے کہ حصول اخلاص و احسان بدون بیعت ممکن نہین اور یہ بیان ہے کہ بیعت کو حصول اخلاص واحسان لازم ہے۔

ہم کو کوئی اس مضمون کی ایک آیہ یا ایک حدیث دکھادے تو ہم اسکے کمال ممنون ہونگے مگر بے سوچے بن سمجھے اس قسم کی آیات وجعلنا منہم ائمہ یہدون بامرنا لما صبروا وکانوا بایاتنا یوقنون۔ نقل نہ کردے ایسی آیہ یا حدیث کو پیش کرے جسمین بیعت کا بھی ذکر ہو جہانتک ہم کو کتاب وسنت مین نظر ہے اس سے یہی معلوم ہے کہ بیعت اور احسان یا اخلاص دو مستقل سنتین یا سیرتین ہین۔ جو کبھی آپسمین جمع ہوجاتے ہین اور کبھی ایک دوسرے سے متفارق رہتی ہے

بہت لوگ ایسے ہین جنہون نے کسیکی بیعت نہین کی اور اونکو اخلاق واحسان حاصل ہوگیا ہے۔ بہتیرے ایسے ہین۔ جنہون نے اہل اللہ کی بیعت کی اور صحبت اوٹھائی پھر اونکو اخلاص واحسان سے محروی رہی۔

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کو آنحضرت نے خیر التابعین فرمایا ہے اور اونکے حقین یہ ارشاد کیا ہے کہ اگر وہ خدا تعالے کے بھروسہ پر قسم کہالین تو خدا اونکو سچا کردے اور فرمایا اونکو مغفرت کی دعا کرنے کو لیکن اونہون نے اپنے لئے دعا کرانے کی درخواست کی۔

دیکھو صحیح مسلم صفحہ ۳۱۱ جلد اول

پھر معلوم نہین وہ کس پیر کی بیعت یا صحبت سے حاصل ہوا تھا۔

حضرت ابوذر غفاری نے جو قبل حصول شرف زیارت نبوی اخلاص رکھتا تھا جسکے اونہون نے کفار قریش سے مکہ مین کہلا اور سخت تکلیف اٹھائی

دیکھو صحیح مسلم صفحہ ۲۹۶ و ۲۹۷ جلد ۲

* جنکو اپنے حکم سے رہنما امام بنایا جبکہ انہون نے صبر کیا اور ہماری آیتون پر ایمان لائے (باقی آیندہ)

انریبل سید احمد خان بہادر کی تفسیر

اور پٹنہ کے علما

اگر یہ خبر صحیح ہے کہ پٹنہ کے علما اور فضلا نے اون غلطیون کے استفسار کے لئے جو تفسیر احمدی مین واقع ہوئی ہین نجم الہند کو پٹنہ مین بلایا ہے اور خرچ سفر دینے کا بہی ذمہ لیا ہے تو ہم نہین کہہ سکتے کہ سید احمد خان صاحب اپنی غلطیونکی اصلاح یا الزامون سے بری ہونے کے لئے پٹنہ کا عزم بالجزم کرینگے نجم الہند نے آجتک علماء اہل اسلام مین ہر کسیکے ساتہہ معارضہ نہین کیا وہ تو صرف اپنی کہدیتے ہین دوسرونکی نہین سنتے نیچرل آفسون پہونک دیتے ہین اب اوس افسون کا کارگر ہونا طبائع کی قوت انفعالیہ پر موقوف ہے۔ وہ مباحثے ور مناظرہ کی چنین اور چنان اور بہمان اور فلان سے ہمیشہ بہاگتے رہتے ہین انکا مدعا یہہ ہے کہ تم اپنا پورانا دقیانوسی راگ موقوف رکہو میرے نئے نیچرل گن آلاپ سنو ؎ کہہ رہا ہون جنون مین کیا کیا کچھ + کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی۔ لیکن ہم اس امر کے اظہار سے بہی ہرگز نچوکینگے کہ ہمارے پورانے وقتون کے علماء اس بوڑہے نیچرل پہلوان کو مناظرے کے دنگل مین ہرگز ٹہونک نہین سکتے۔ کیونکہ جو لوگ کسی اصول کے پابند نہین ہین نہ خدا اور رسول کی کلام کو آسمانی کلام سمجہتے ہین نہ ان کے نزدیک بہشت و دوزخ ثواب و عذاب کوئی چیز ہے نہ وہ انبیا اور اولیا کا مرتبہ انسانی مرتبہ سے زیادہ سمجہتے ہین۔ نہ عقبے اُنکے آگے کوئی چیز ہے ایسی فیلسوفون کو معقول بنانا ہر ایک پورانے خیال کے ملا کا کام نہین ہے جسکے پاسے ٹخنون سے اونچے ہون اور جسکی نظر بجز قرآن و حدیث کے مختلف اقوام کی تواریخی حالت اور دوسری علوم و فنون جدیدہ پر نہ ہو سید احمد خان بہادر کو ہمارے علماء کے پورانے مصطلحات اور مسلمات سے مطلق سروکار

نہین وہ تو صرف فلسفیانہ عقلی دلایل سے کام لیتے ہین وہ بہشت دوزخ۔ سزا اور جزا اور وعدہ وعید کو جو کلام الہی مین مذکور ہین متشابہات سے بتاتے ہین۔

سید احمد خان بہادر کی توجہات مین یہ غلطی ہے کہ بعض اوقات تو اصول قرآن اور قواعد وضوابط اسلام کی اپنی تفسیر اور اپنی دوسری کلام مین پابندی کرتے ہین اور بعض اوقات سارا جہگڑا جولاہے کے تانے بانے کیطرح لپیٹ کر رکہہ دیتے ہین تفسیر احمدی کو یہ کہنا کہ وہ تفسیر نیچری ہے بالکل صحیح ہے لیکن یہ کہنا کہ وہ علوم قرآن کے ٹھیک اصول مسلمہ اور قواعد وضوابط اسلام اور بانی اسلام کے منشاء کے موافق ہے بالکل غلط ہے اور اسکے ساتہہ ہی یہ سمجھنا ہے کہ اس تفسیر سے شعائر اسلام برباد ہو جائینگے اور دین اسلام مین رخنہ پڑ جائیگا بالکل غلط ہے کیونکہ تفسیر احمدی کوئی نئی تفسیر نہین جسکو نیچری فرقہ ہر زمانے مین موجود رہا ہے اور شرایع اور مذاہب کے اصول کو ہمیشہ توڑتا رہا ہے لیکن یہ کسی سے نہین ہو سکا کہ خدانخواستہ مذہب اسلام اور شعائر اسلام کو برباد کر سکے اگر موجودہ زمانے مین اسلام کا ضعف پایا جاتا ہے تو اسکی قوی وجہ یہ ہے کہ آجکے روز ساری خدائی کے مسلمان ضعیف ہو گئے ہین۔ تمام اسلامی طاقتین بودی اور کمزور ہین۔ تمام اسلامی سلطنتون اور حکومتون سے قوت انتظامی سلب ہو گئی ہے لیکن یہ خوب یاد رکھنا چاہیے کہ خواہ کیسی ہی تفسیرین شایع ہون اور لوگون کے خیالات مین کیسی ہی لغزش آجائے لیکن اسلام اپنے سچے اصول پر قایم رہیگا۔

حکما اور فیلسوف ہر زمانے مین پیدا ہوتے رہے ہین اور موجودہ زمانے مین زیادہ تر پیدا ہوتے جاتے ہین پس اس امر کی شکایت کرنا کہ نیچرل اور گن کی صدائین ہمارے کانون کی مساعد نہین ہین اور اس سے پردہ گوش اسلام کو صدمہ پہنچیگا محض لغو ہے۔

ہم حیران ہین کہ پٹنے کے علماء کن اصول کے ساتہہ سید احمد خانصاحب سے مناظرہ کرینگے سید احمد خانصاحب ایشیاء علوم وفنون بالخصوص علوم عربیہ مین چندان مہارت نہین رکہتے

اگر کیفیت متشابہہ کہین تو بہی خیریت ہے وہ تو انکا صرف وجود بتاتے ہین اور ذاتی وجود مناتے ہین۔ دیکہو رسالۃ السنۃ نمبر (۵) جلد ۲ صفحہ ۱۵۱ وغیرہ۔

نہ وہ علم ادب اور فن بیان و معانی اور قرآن کی فصاحت و بلاغت سے واقف ہین نہ اون کے متبحر کو ہمارے اعلے درجہ کے ایشیائی فضلا کے تجربہ سے کوئی نسبت ہے۔ ہان سید احمد خانصاحب اون معلومات اور اون مصطلحات مین ہمارے بہت سے ایشیائی علماء سے بڑہے ہوئے ہین جنکی رو سے اونہون نے تفسیر احمدی لکہی ہے ہم حیران ہین کہ یہ مناظرہ کن اصول پر ہوگا پٹنے کے علماء اس سے زیادہ استفسار نہین کر سکتے کہ آپکی تفسیر فنون ادبیہ اور کلام آسمانی کی فصاحت و بلاغت اور اصول اسلام کے بالکل برخلاف ہے سید احمد خان فی الفور یہی جواب دینگے کہ تمہارے اصول ہی غلط ہین۔ تمہارے اگلے وقتون کے مفسرین نے جو کچہہ اجتہاد کیا ہے وہ سراسر غلط تہا۔ فصاحت و بلاغت کے قایم کرنیکے لئے جو قواعد منضبط ہوئے ہین وہ بہی ٹہیک نہین الغرض خود غلط انشا غلط املا غلط پس ایسے شخص کو ہمارے علماء نیچری دنگل مین لنگر لنگوٹہ باندہکر کیونکر پچہاڑ سکتے ہین وہ تو بجز اسکے دوسری بات نہین کہہ سکتے ؎ آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی + اینست جوابش کہ جوابش ندہی + ہان نیچریون اور نیچر پرستون کے لئے گو کلام الہی معجز نہو اور جو کچھ دفتے المصاحف مین موجود ہے وہ وحی آسمانی نہو لیکن تفسیر احمدی اونکے نزدیک کرامات ہے معجزہ ہے۔ خرق عادت ہے۔ نقض قانون فطرت ہے۔ یہ ہے اور وہ ہے اور خدا جانے کیا کیا کچہہ ہے۔ نیچر پرستون کو تو سید احمد خانصاحب کے وجود ماجود مین کچھ اور ہی جلوہ نظر آتا ہے تو وہ اس نیچری لعبت اور نیچری فطرتی صنم کی نیرنگیون اور جلوہ ریزیون کو دیکہہ کر بڑے نزماے کے ساتہہ یہ شعر غنا یا کرتے ہین۔ ؎

ہمنے اُس بت مین جو دیکہا ہے نہین کہہ سکتے + کہ مبادا کہین سن پائین شریعت والے

نیچری تصویر کا لطف کوئی نیچر پرستون ہی سے پوچھے۔ یہ چاشنی ہی اور ہے یہ ذائقہ ہی دوسرا ہے یہ کیفیت ہی نرالی ہے وہ یہی کہتے ہین۔ ؎ کوچہ عشق کا رستہ کوئی ہم سے پوچھے + خضر کیا جانے غریب اگلے زمانے والے + (باقی آیندہ) ش ح

ایک ہمدرد کی فریاد

مسلمانو سنو دیکھو تمہاری کیسی حالت ہے
نہ پہلی سی ریاست ہے نہ پہلی سی حکومت ہے

اوٹھاؤ پردہ غفلت کو جلدی نیند سے چوکو
کہ تڑکا ہو گیا ہے پرستار اوقف ظلمت ہے

نہ موکب ہین نہ مرکب ہین نہ گہوڑے ہین نہ جوڑے ہین
نہ حشمت ہے نہ مکنت ہے نہ عزت ہے نہ حرمت ہے

تمہارے پاس تھا جو کچھ وہ کہویا عیش و عشرت مین
نہ تن پر چیتھڑا باقی ہے اک اک ننگ ملت ہے

اگر سر کو ملے تو پی نہین ہے پیر کو جوتی
ملے یہ بھی تو پہ ٹکڑا نہین فاقونکی نوبت ہے

تمہین سب دیکھتے ہین طنز سے کہتے ہین جا بیجا
تمہارے واسطے ہر گوشہ گویا جائے ذلت ہے

بری کامونکی گر تشبیہہ دیتے ہین تو بس تم سے
بری باتونمین بھی مشہور ہو تم کیا بری گت ہے

بنے ہین دھوتیا پرشاد درباری مگر تم کو
نہ سرکارونمین وقعت ہے نہ درباروںمین عزت ہے

یقین جانو نہین اسمین خطا کوئی کسی کی کچھہ
تمہارے سارے کرتک ہین اور اعمالونکی شامت ہے

نہ ترکی مین نہ عربی مین نہ انگریزی مین کامل ہو
کسی صنعت کی آگاہی نہ حرفت مین لیاقت ہے

بگاڑا ایک کا ہے ایک کیا تہذیب پھیلی ہے
بہم ایک ایک دشمن اور آپسمین عداوت ہے

نہ بیٹھے باپ مین بھائی بہن مین پاتے رشتے ہین
نہ سسرے ساس نہ جورو خسر مین کچھہ محبت ہے

چراغان نکوکاری تو بالکل ٹمٹماتے ہین
زنا کی فحش کی اغلام کی چوری کی کثرت ہے

نہ کچھہ اندیشہ داور ہے نہ کچھہ پاس پیمبر ہے
جوانی پر مسلمان چٹ سے دیدیتا شہادت ہے

کسیکو کوئی کافر کوئی لامذہب بناتا ہے
نیا ایک ایک مذہب ہے نئی ایک ایک ملت ہے

کوئی ہے نیچری کوئی وہابی* کوئی لامذہب
کہین تقلید منت ہے رواج شرک و بدعت ہے

مسلمان سچے در در جوتیان چٹخاتے پھرتے ہین
وہ جنٹلمین بنجاتے ہین جنمین کچھہ امارت ہے

بنے کالے فرنگی ڈانٹ کر پتلون اور جاکٹ
مسلمانونکے دیس اور بھیس سے صاحب کو نفرت ہے

* وہابی یا لامذہب مسلمانونمین کوئی مذہب نہین ایک دوسرے کو بطور سب و طعن وہابی ولامذہب کہتا ہے جیسا کہ وہ اسکا بدعتی و مشرک نام رکھتا ہے ۱۲

اگرچہ ملتے ہین صابون تابہ رین ولایت زا
ہنین جمتا ولیکن رنگ بس کالی ہی رنگت ہی

مسین صحبت مین ہتی ہین براندی وہ ویسکی ہر
نہ روزہ نہ نماز اب تو نہ طاعت نہ تلاوت ہی

اگر آئین والو ماجد ہی ملنے انکو موڈ ہوئین
ڈلی کرسی پہ چھاجاوے ہین کیسر مین نخوت ہی

یہی حالت رہی گر آئے مسلمان تو توبہ جانے
قیامت ہے قیامت ہے قیامت ہے قیامت ہی

سنو اور سر دھنو عاقل کی کیا معقول ہے تیزی
چھڑک دی نظم کی شکر کہ کچھ کڑوی نصیحت ہی

(چربیہ دوم کا ۱۲)

اڈیٹر کہتا ہے۔ ان ابیات مین جو مسلمانون کی دنیاوی مذلت و ترقی و دولت و حشمت کے زوال پر حسرت ظاہر کی گئی ہے اور دوسکے حصول کی ترغیب دلائی گئی ہی یہ ہمارے اُن مسلمان بھائیون دینداردن پرہیزگارون کو جنھون نے برطبق ۶ حفظت شیئاً وغابت عنك اشیاء یعنی تو نے ایک چیز کو یاد کر لیا ہے اور بہت چیزین تجھے بھولی ہوئی ہین) صرف چند آیات واحادیث مذمت دنیا کو یاد کر رکھا ہے احادیث و آیات فضیلت فقر کو چشم بصیرت سے نہین دیکھا) ایک فضول بات معلوم ہوگی بلکہ معصیت و بادینی دکھلائی دیگی ولیکن اگر وہ دیندار و پرہیزگار چشم عبرت و انصاف کھولین اور انبیا و سلف اور خاتم المرسلین اور اونکے خلفاء راشدین کے حالات ثروت و شوکت کو دیکھین تو اس حسرت و ترغیب کو فضول و معصیت نہ سمجھین ان حالات و فضیلت فقر کے متضمن احادیث و آیات کو ہم اشاعۃ السنۃ نمبر (۲) جلد (۱۰) مین ذکر کر چکے ہین۔ اور اسباب ایک مستقل مضمون بعنوان "دنیا" عنقریب لکھنا چاہتے ہین جسمین ہم یہ ثابت کرنا مدنظر رکھتے ہین کہ دنیا ہی ایک ایسا آلہ یا ذریعہ ہمارے پاس ہے جو ہمین خدا سے ملاوے رسول کا مطیع بناوے قیامت کا سامان تیار کراوے نماز پڑھاوے روزہ رکھاوے حج کراوے زکوۃ دلاوے۔ ہمارا ہونا ہمیں یہ دنیا نہو تو ہم کسی کام کے نہین اور کچھ نہین کر سکتے۔

ملخص رسالہ لی جی اسکاٹ صاحب
در اثبات وجود ولو حید باری عز مجدہ

ن مضمون کو مولوی عبدالحق صاحب اسسٹنٹ وخلف الصدق حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب
رحمۃ اللہ علیہ نے مناظرین حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی وغیرہ کے بعض کتابوں کی تصانیف میں عمدگی کے
وشائستگی سے بیان کیا ہے مگر آج کل کے تعلیم یافتہ لوگ اقوال غیر مذہب
اشخاص سے زیادہ مطمئن ہوتے ہیں اور انگریزی عبارتوں کو زیادہ پسند کرتے ہیں بنا
ہم اس رسالہ کے بعض مضامین کو پیش کرتے ہیں وقتاً فوقتاً نقل کرنے مناسب سمجھا
کرتے ہیں۔ مؤلف رسالہ کہتا ہے۔

اگر کوئی آدمی بیدا نہیں چلا جاتا ہو اور دوسرے ایک پتھر سے اور وہ پوچھے کہ یہ
یہاں سے آیا ہے تو کوئی کہے کہ یہ ہمیشہ سے ہے تو اوس کو رد کرنا زرا
مشکل نہیں کرد ان میدان میں کوئی گھڑی نظر آوے اور کوئی ایسا کہے
کہ یہ ہمیشہ سے ہے تو عقل اوس کو رد کرے گی لیکن یہ جواب اگر پتھر کے
حق میں کافی ہے تو گھڑی کے حق میں بھی کافی ہے مگر گھڑی
کے حق میں کافی نہیں کیونکہ اسمیں حکمت پائی جاتی ہے جسکا کوئی بانی ہے
مثلاً اوسمیں پہیے ہیں جو آرہ کیطرح کٹے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو چلاتے
اور دو سوئیاں اور بارہ خانہ ہیں جو وقت بتلاتے ہیں سو یہ نتیجہ نکلیگا کہ اوسکا
کوئی بانی ہے اور اس نتیجہ کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔

۱- مثلاً اگر کوئی کہے کہ ہمنے کبھی گھڑی بنتے نہ دیکھا نہ کسی ایسے کو دیکھا جو بنا سکتا
ہے تاہم عقل کو تسکین نہیں آتی ہے کہ کوئی بنانے والا نہیں ہے نہ کسی وقت میں یہ
بنائی گئی تھی +

۲- اگر کوئی اعتراض کرے کہ اس گھڑی میں بعض چیزیں ایسی ہیں جو سمجھ میں نہیں

آتی ہین کہ کس مطلب کے واسطے ہین تو یہ کچھ دلیل نہین ہے کہ اسکا کوئی بنانے والا نہین کیونکہ اگرچہ بعض چیزین گہڑی مین معلوم نہین ہین کہ کس مطلب کے واسطے ہین تو بہی بعض اور چیزون سے جنکی حکمت صاف ظاہر ہے بنانے والا ثابت ہے۔

۳۔ اگر کوئی کہے کہ یہ گہڑی کبھی بگڑ بھی جاتی ہے اور ٹھیک وقت نہین بتاتی ہے تو یہ بھی کچھ اعتراض نہین ہے کیونکہ بہتیرے ہتیار اور حکمت کی چیزین کسی قدر کمی ہین پر بنانے والے کے حق مین کچھ شبہہ نہین رہتا ہے کہ کسی نے نہ بنایا مثلاً اگر انجن بگڑ جاوے تو کسیکو شبہہ نہو گا کہ اسکا بنانے والا نہین ہے۔

۴۔ اگر کوئی کہے کہ یہ ایک شے ہے اور جیسے ہر شے کی کوئی صورت ہوتی ہے اسکی بہی کوئی نہ کوئی صورت ہوگی خلقت مین کروڑون صورتین ہین اونمین سے ہر ایک ہے ۔ گہڑی کے حق مین عقل ایسا جواب ہرگز تسلیم نہ کرے گی +

۵۔ اگر اعتراض کرنے والا کہے کہ خلقت مین ایک طرح کی ترتیب ہے جس سے سب طرح کی چیزین بنجاتی ہین سو یہ گہڑی بہی اوسی ترتیب سے بنگئی ۔ یہ بہی کافی جواب نہین کیونکہ یہ قیاس مین نہین آتا کہ کوئی چیز فقط ترتیب سے بنی جبکہ کوئی ترتیب کرنے والا نہو +

۶۔ اگر کوئی کہے کہ ان حکمت کی صورت تو گہڑی مین ہے لیکن تم اس حکمت کی صورت سے دہوکا کہاتے ہو اسکا بنانے والا نہین ہے تو عقل ہرگز تسلیم نہ کرے گی اور جہان یہی حکمت ہے ممکن نہین کہ عقل دہوکا کہاوے

۷۔ اگر کوئی کہے کہ دہات مین ایک طرح کا قاعدہ ہے جس سے چیزین خود بن جاتی ہین جیسا کہ بیج سے پیڑ عقل اسی تسلیم نہین کرتی کہ گہڑی یون ہی بنی کیونکہ کوئی قاعدہ یا قانون بغیر کسی قاعدہ بنانے والے کے نہین ہوسکتا۔

۸۔ اگر کوئی کہے کہ تم نہین جانتے کہ گہڑی کیا چیز ہے یعنی اسمین بھید ہے تو بس تمہین

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

کیا وہم ہے کہ اسکا کوئی بنانیوالا ہے یا نہین ایسے جواب سے یہ نتیجہ کہ اسکا کوئی بنانیوالا ہی رد نہوگا کیونکہ گھڑی کی اتنی کاریگری معلوم ہے جس سے صاف بانی ثابت ہو جاتا ہو چاہیے کہ شک مت والے اس قسم کے اعتراض کرتے ہین جب کوئی مخلوقات کے وجود سے ثابت کرتا ہے کہ خدا ہے تو شک مت والے اس قسم کے اعتراض کرتے ہین۔

۱- فرض کرو کہ اوس گھڑی کے دیکھنے سے ہم کو یہ معلوم ہو جاتا کہ اس سے اور گھڑیان پیدا ہوتی ہین تو دیکھنے والا ضرور تعجب کرتا کہ یہ کیسی عجب حکمت ہو کہ ایک گھڑی ہو اور گھڑیان بنتی چلی جاتی ہین ایسے عجیب سے وہ اور بھی یقین کرتا کہ ضرور اسکا بانی ہے۔

۲- وہ یہ بھی سمجھا کہ اگرچہ ایک طور سے وہ پہلی گھڑی دوسری گھڑی کی بانی ہو تاہم اصلی بانی وہی ہے جس نے پہلی کو بنایا اور جتنی گھڑی اوس سے نکلین سمجھو کہ بانی وہ ہی۔

۳- اگر وہ سوچنے لگے کہ جیسا یہ گھڑی پہلی سے نکلی ہے وہ پہلی اوسی سے نکلی اور یون سلسلہ ہمیشہ سے جاری ہے اس سے ہرگز ثابت نہوگا کہ کوئی بانی نہین ہم یہ نتیجہ قایم رہے گا کہ کوئی بانی ضرور ہے اگر کروڑون گھڑیون تک یہ سلسلہ کوئی پہنچا دے یہ سوال ہوگا کہ انکا بانی کون ہو۔ عقل یہ چاہتی ہے کہ یہ معلوم ہو کہ یہ حکمت جو گھڑی مین پائی جاتی ہے کس سے نکلی کیونکہ بغیر حکیم اور کاریگری بغیر کاریگر اور ترتیب بغیر ترتیب کرنے والے کے نہین ہوسکتی سو یہ کہنا ایک گھڑی نے دوسری گھڑی کو بنایا کافی جواب نہین ہے۔

۴- شاید کوئی کہنے لگے کہ یہ تو ایک دور ہے کہ اس سے پیشتر کروڑون گھڑیان بنتی چلی آئین تو بھی نفس کو کچھ تسلی نہین کیونکہ عقل چاہتی ہو کہ یہ حکمت کہان سے آئی اس سلسلہ کو چاہو جتنی دور لیجاؤ یہ نہین معلوم ہوتا کہ گھڑی بغیر بانی کے ہے اور یہان پر فقط یہ سوال نہین کہ یہ گھڑی کہان سے آئی بلکہ یہ سوال ہے کہ اسکی حکمت کہان سے حکمت ایسی چیز ہے کہ جو عقل سے علاقہ رکھتی ہے اگر کوئی مان بھی لیوے کہ یہ گھڑی

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

صفحہ ۹ سے لایق ملاحظہ ناظرین اخبار کوہ نور نمبر ۴۴ جلد ۳۵ مطبوعہ ۲ جون ۱۸۸۳ء

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر چہارم — جلد ششم

معہ

ضمیمہ متضمن مسایل مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت ماہ جمادی الثانیہ سنہ ۱۳۰۰ھ مطابق ماہ اپریل ۱۸۸۳ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجہ	مرتبہ	تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ بابت رسالہ	قیمت سالانہ بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب اور رئیس	[illegible]	[illegible]
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ و علماء اخیار و لائبریری و سوسائٹی ہا	[illegible]	[illegible]
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسط	[illegible]	[illegible]
۴	وطنی قیمت	کم وسط جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نرکہین اور سالانہ پیشگی داخل کرین	[illegible]	۱۲
۵	لاہی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ ماہواری کی آمدنی نرکہین مگر علمیت رکہین اور اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعا خیر

(۲) ضمیمہ سالہ سے علیحدہ نہ ملیگا (۳) خط و کتابت و ارسال زر یکم جولائی ۱۸۸۳ء سے تا اطلاع ثانی پورے پورے عنوان و نشان مندرجہ حاشیہ سے ہونا چاہئے اور ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی کے کسی صورت نہو ورنہ مہتمم ذمہ دار نہوگا۔

دفعہ دوم

اعلان عام

بعض خریداران اشاعۃ السنۃ سے بعض لوگ ہماری دوستی و رشتہ جتا کر قیمت اشاعۃ السنۃ وصول کر لیتے ہین اور وہ ہمکو نہین پہنچاتے اسلئے ہم عام اعلان دیتے ہین کہ کسیکو (ہمارا بہائی کیون نہ کہلاوے) ہمارا رشتہ یا نام سنکر کوئی ہمارا روپیہ نہ دے براہ راست ہم کو پہنچا دے۔ جو اسکا خلاف کریگا وہ اپنے روپیہ کا خود ذمہ وار ہوگا ہمنے سنا ہے کہ بعض لوگ ہماری طرف سے جعلی خط لوگونکو دکہا کر ہمارے احباب خریداران رسالہ سے روپیہ وصول کرتے ہین انکی اطلاع و اعلام کے لئے یہ اعلان دوبارہ جاری ہوا۔

راقم ابو سعید محمد حسین از لاہور محمد سید مہتمم

مطبع مصطفائی لاہور مین

اشتہار

کو تین اسنادون کی ضرورت ہی - ایک معلم فارسی و حساب وغیرہ کی جو کم سی کم مڈل کی جماعت کو بخوبی پڑہا سکے اور سرکاری مدارس مین اس جماعت کو پڑہا چکا ہو یا نارمل سکول یا ٹریننگ کالج کی سند امتحان رکہتا ہو -

اسکو تنخواہ بالفعل دس روپیہ ماہوار ملیگی اور اگر کسیقدر (اوسط دو گہنٹہ یومیہ) اشاعۃ السنہ کی نقل مسودہ وغیرہ کامون مین مدد دے گا تو اوسکی عوض مین پانچ روپیہ علاوہ ملینگے

دو اوستاد کتب درسیہ عربیہ معقول و منقول کی جو شرح ملا و قطبی سے اوپر کتابین پڑہا چکے ہون یا پڑہا سکین ان دونو صاحبون کو بالفعل بیس بیس روپیہ ماہوار نقد معہ کہانے کے ملینگے - اور اگر کہانا اپنا کہائین تو پچیس پچیس روپیہ نقد - انمین سے ایک صاحب ہندوستان مین صوبہ بہار کے قریب کام دینگے - دوسرے پنجاب مین لہذا مناسب یہ ہے کہ ہندوستان مین کام دینے کے لئے کوئی صاحب ہندوستانی صوبہ بہار یا ممالک مغرب و شمال کے باشندہ ہون - اور پنجاب کے لئے ہندوستانی خواہ پنجابی کوئی صاحب ہون -

جو صاحب درخواست کرین وہ اپنی اسانید امتحان یا کارگذاری کے نقول بہی درخواست کے ساتھ بہیجین - اور پہلے صاحب (معلم فارسی) اگر اشاعۃ السنہ کے کام مین مدد دینا چاہین تو اپنی خوشخطی بہی دکہاوین -

مژدہ

شائقین دین کو مژدہ ہو کہ اندنون ایک کتاب ہدایت نصاب **بستان العارفین** فقیہ ابی اللیث سمرقندی مترجم ہو کر دہلی مطبع فاروقی مین زیر اہتمام میر محمد معظم صاحب

مالک مطبع طبع ہوری اسکا طبع و ترجمہ عالی ہمتی و دریا دلی جناب مستغنی عن الالقاب نواب محمد عنایت خان صاحب بہادر رئیس بالیر کوٹلہ پنجاب سے ہوا ہے۔ جنکی ہمت قلب و توجہ خاطر قدیم سے اشاعت علم کیطرف متوجہ رہی ہے و تالیف کرنے اور اورون سے تصنیف کرانے کا آپ کو نہایت شوق ہے۔ چنانچہ ناظرین اخبار پر انکی یہ حالت مخفی نہین ہے۔ ایکدو دفعہ مجھے انکی مجلس مین شریک ہونے کا اتفاق ہوا۔ مینے انکی مجلس مین (جب تک رہا) مسایل علمیہ کا ذکر و استفسار اور باتون کی نسبت زیادہ پایا۔ یہ امر امرا و اہل دول سے نہایت مستغرب و مغتنم ہے خدا تعالے انکے خیال مین برکت دے اور اس شوق کو روز افزون کرے۔ اس کتاب کے شایقین کو چاہیے کہ جناب ممدوح کے حقمین عروج و ترقی دینی و دنیاوی کے لئے دعا کرین۔ اور اس کتاب کی قیمت کا تصفیہ میر معظم مہتمم مطبع سے کرین۔ یا ہم پرچہ آیندہ مین اگر وہ کتاب تمام ہوگئی اس سے اطلاع کرینگے۔

نواب صاحب بہوپال اور انکی بابرکت تالیفات

اس نامور و ہر دلعزیز جامع ریاست دینی و دنیوی نے دین اسلام کے فروع و اصول مین بزبان عربی و فارسی و ہندی اسقدر تصنیفات کی کہ اوراق مسایل دین جنپر خواص علما بہی کم مطلع تھے۔ اب اکثر عوام و اوساط الناس جاننے لگ گئے ہین ہندوستان و پنجاب بلکہ عرب مین کوئی ایسی جگہہ نہوگی یا کم ہوگی۔ جہان کوئی اہل علم ہو یا علم کا ذکر و اثر ہو اور جناب ممدوح کی کوئی تصنیف وہان نہو۔ اسی نظر سے بعض علماء وقت نے انکو اس صدی کا مجدد قرار دیا ہے اور انکے حقمین یہ کہا ہے۔

مجدد العلم فی ہذا الاوان وقد ومن انقذ الناس من بدع و شراک

اسوقت مین علم کا مجدد ہے۔ جسنے لوگون کو بدعت و شرک سے چہوڑایا

مشہر العلم فی بدو وفی حضر ۔ بمنصل لدم الفجار سفاک

جنگلون اور بستیون مین علم پھیلانے والہ فاسقونکا تیر قلم سے خون بہانے والہ

مفسر الذکر بالقول المبین فقد ۔ علا بہ فوق اعلام واملاک

قرآنکا واضح بیان سے تفسیر کنندہ جسکے سبب وہ بڑے بلند رتبہ والونپر فوقیت لیگیا

ابدی لنا فی تالیف لہ ظہرت ۔ مقالۃ خاب منہا کل افاک

اسنے ہم کو اپنی تصانیف ظاہر و باہر مین ایسی باتین کہول دین جنسے پہوٹے ٹوٹے مین پڑے

مگر افسوس صد افسوس بعض اشخاص جنکو دین کیطرف توجہ نہین یا یون کہو کہ کم ہے اور کتب و مسایل سے مطلق آشنائی نہین۔ یا یون کہو کہ نہایت ہی کم ہے۔ جناب ممدوح کی تصانیف کی قدر نہین کرتے اور وقتاً فوقتاً اُنپر بے جا نکتہ چینیان کرتے رہتے ہین

اندنون ایک کتاب موسوم بہ "اسلام و مسلمانان" کسی صاحب مولوی محمد حسین اغلب موہانی نامی سابق اٹاچی ایڈیٹر اودہ اخبار نے تالیف کی ہے جسمین انہون نے مسلمانون کے اسباب ترقی و تنزل کی ایسے طور پر تفصیل کی ہے کہ اسکے اکثر مطالب جو بذریعہ اسکے ریویو ۳۳ صفحہ کے ہماری نظر سے گذرے ہین۔ ہمارا بہی صاد ہے۔

اس کتاب مین انہون نے نواب صاحب ممدوح کی تالیفات کا بہی ذکر کیا ہے اور گویا اون تالیفات کو اسباب سے تنزل حالت اہل اسلام کے اسباب سے شمار کیا ہے اور اون کی اور اونکے مولف کی نسبت یہہ چند نا ملایم الفاظ تحریر کئے ہین کہ۔

"یہہ ایک اسلام کا عالم غت ربود اور انبار بے سود تصنیفات کا مصنف ہو کر مذہبی مباحثہ (موحدون اور حنفیون مین) اوقات ضایع کرتے اور فضول روپیہ صرف کرتے ہین"۔

یہ انکے الفاظ اس کتاب سے ریویو مندرجہ جو اخبار کوہ نور نمبر ۴۴ جلد ۳۵ مطبوعہ ۲ جون سنہ ۱۸۸۳ء

* یہ الفاظ جو بریکٹ (خطوط وحدانی) مین ہین غالباً محرر ریویو کی طرف سے بطور تفسیر لکہے گئے ہین۔ اور اگر یہ مولف کتاب کے الفاظ ہین تو کمال تعجب کے مورث ہین نواب صاحب کی تصانیف مدت العمر یہ ہین کوئی کتاب یا مسئلہ ایسا نہین جسکو حنفیہ و موحدین کے مباحثہ سے خاص تعلق ہو جسکی تحقیق و کتب بینی کی یہ بساط ہو انکو نواب صاحب کی تصانیف پر نکتہ چینی کب زیبا ہے

ہمنے نقل کئے ہین اصل کتاب کو ہمنے نہین دیکہا خدا جانے اسمین کیا کیا زیادتیان اور بیجا نکتہ چینیان جناب ممدوح اور اونکی تصانیف کی نسبت مولف کتاب سے سرزد ہوئی ہین یہہ الفاظ کتاب مذکور جو اس ریویو مین منقول ہین سراسر غلط و محض خلاف واقع ہین۔ اور صاف یقین دلاتے ہین کہ جس شخص کی قلم سے یہ الفاظ نکلے ہین اُسنے نواب صاحب کی مصنفات کو خواب مین بہی نہین دیکہا۔

اُن تصانیف پر یہہ گمان کرنا۔ کہ وہ مذہبی مباحثہ حنفیہ و موحدین پر مشتمل ہین صریح خلاف واقع ہے۔ نواب صاحب کی کسی کتاب مین حنفی و شافعی یا وہابی و بدعتی یا شیعہ و سُنی کا مباحثہ پایا نہین جاتا۔ کوئی ہم کو انکی کسی کتاب مین اس قسم کا ایک مباحثہ دکہا دے تو ہم سے ہماری قدرت کے موافق جو انعام چاہے پاوے۔ کوئی مرد میدان ہے تو آوے۔

نواب صاحب کی کتاب تو درکنار اس قسم کے مباحثے انکی زیر حکومت ریاست مین ہونے نہین پاتے کبھی کسینے۔ سنا نہوگا کہ جیسے دہلی مراد آباد بریلی لکہنو بنارس لاہور امرتسر وزیر آباد۔ سیالکوٹ۔ فریدکوٹ وغیرہ بلاد پنجاب و ہندوستان مین مذہبی مباحثے حنفیہ و اہلحدیث و سنی و شیعہ و وہابی و بدعتی کے ہوتے ہین ویسا مباحثہ کبھی شہر یا ریاست بہوپال مین ہوا ہو یا اس مضمون کا کوئی رسالہ نواب صاحب یا ریاست بہر مین کسی اور کیطرف سے نکلا ہو۔

ہان اوایل عمر مین اور زمانہ طالب العلمی کے قریب نواب صاحب نے ایک رسالہ مولود مروج کے مقابلہ مین لکہا تھا جسکا نام کلمۃ الحق الصریح فی رد المولد القبیح انہون نے رکہا تہا مگر اسوقت نواب صاحب کو یہ کمال علمی و حکمت عملی حاصل نہ تھا۔ اسوقت انکا خیال و حال و قال اس طرز مخاصمانہ سے ایسا مخالف ہوگیا ہے کہ اس مخاصمانہ رسالہ کو انہون نے اپنی تصنیفات کے عداد سے نکال دیا۔ اور اپنی مصنفات کی فہرست سے خارج کر دیا ہے اس سے زیادہ واضح و روشن دلیل باہمی مناظرات سے نفرت و

ہ دیکہو انکی فہرست مولفات جو کتاب منہج الوصول کے ساتہہ ملحق ہے۔ ۱۲

کراہت پر کونسی دلیل کہا سکتا ہے جو نواب صاحب نے قایم کر دکھائی ہے۔

اس حالت مین نواب صاحب یا انکی تصنیفات کو مذہبی مباحثات حنفیہ و اہلحدیث کی طرف منسوب کرنا خلاف واقع نہین تو کیا ہے؟

اور ان تصانیف کی نسبت یہ کہنا کہ وہ انبار بے سود ہے یعنے اسکو مسلمانون کی قومی ترقی مین کچھ دخل نہین ہے سراسر ناواقفی اور کم فہمی پر مبنی ہے۔ یہ بات بجز اس شخص کے جو مذہب کو قومیت کا جزو نہ سمجھتا ہو کوئی نہین کہہ سکتا اور ایسا سمجھنے والا نہ صرف اپنی ناواقفی و لاعلمی معنے قومیت سے ظاہر کرتا ہے بلکہ وہ اسبات کا بھی اظہار کرتا ہے کہ اسکو قومیت سے تعلق نہین ہے گو وہ قومی ترقی کا کہان سے خواہان ہو۔

جو قومی ترقی کے سچے اور دل سے خواہان ہین وہ خوب جانتے ہین کہ قومیت (نیشنلٹی) کو (مذہب اور معاشرت دونو جز سے ایسا تعلق ہے کہ ان مین سے ایک جزو بھی فوت ہو تو پھر وہان اطلاق لفظ قومیت کا محال ہو خواہ ان دونو جز کو کوئی اہمیت ایک سمجھے یا لازم و ملزوم خیال کرے چنانچہ پرانے مسلمانون کا خیال ہے اور وہ اشاعۃ السنۃ جلد دوم و سوم و چہارم کے متعدد پرچون مین مفصل و مدلل بیان ہو چکا ہے۔ خواہ ایک کو دوسرے سے علیحدہ سمجھے جیسا کہ نیو فیشن کے مہذب مسلمانون کا خیال ہے اور وہ تہذیب الاخلاق کے پرچہ ۱۵ جمادی الثانیہ ۱۳۱۲ھ مین بیان ہوا ہے۔

ان دونو باہم مختلف خیالون کی اتفاقی شہادت سے قومی ترقی کا اطلاق ہو ترقی دنیاوی پر ہو سکتا ہے اور ہونا چاہئے جسمین دنیاوی ترقی کے ساتھہ مذہبی ترقی بھی ہوئی ہو اور کم سے کم یہ کہ مذہب مین تنزل اور نقصان تو نہوا ہو۔ دیکھو اگر کوئی سنہ وقوم یا شخص مسلمان ہو کر دنیاوی ترقی کرے بر سٹر ایٹ لا ہو جاوے یا ڈی کورٹ کا جج بن جاوے تو اسکو کوئی عاقل یہہ نہین کہہ سکتا کہ اسنے قومی ترقی کی ہر کوئی

اسکو یہی کہیگا کہ اسنے اپنی قومیت سے خارج ہوکر دوسری قوم کو ترقی دی اگر ایسا ہی اگر کوئی عیسائی (قوم یا شخص) مسلمان ہوکر یا مسلمان (قوم یا شخص) عیسائی بن کر دنیاوی ترقی کرے تو اسکو کوئی عاقل نہ کہیگا کہ اسنے قومی ترقی کی ہر کوئی یہی کہیگا کہ اسنے اپنی قومیت کو نقصان و تنزل میں پہنچا کر غیر قوم کو ترقی دے۔

ہماری اس روشن دلیل کو کوئی نہ سمجھے یا سمجھ بوجھکر نمانے تو اسوقت کے نئے فیشن کے ترقی خواہان (جنکی قومی ترقی خواہی اسوقت اکثر لوگ مانتے ہین) کی اسپر شہادت سن لے۔

آنریبل سید احمد خان بہادر سی ایس آئی نے بھی ہمارے بیان کے قریب قریب ہی کہا ہے اور پرچہ تہذیب الاخلاق ماہ جمادی الاولے ۱۲۹۷ھ مین اپنے ناصح مشفق یا معترض کے اس سوال کہ اگر آپ کو ترقی قومی کا دعوے تہا تو آپنے اون مذہبی مسایل کو جنکو ترقی قومی مین کچھ دخل نہین (جیسے جن و ملایکہ یا آسمانون کا وجود) کیون چھیڑا صرف اشاعت مضامین ترقی تجارت حرفت و صناعت پر اکتفا کیا ہوتا کے جواب مین فرمایا ہے کہ قومی ترقی تب ہی ممکن و متصور ہے جبکہ ترقی معاشرت کے ساتھہ مذہب بہی باقی رہے ورنہ بصورت نقصان و تنزل مذہب ترقی معاشرت کو ترقی قومی نہین کہا جاسکتا۔ اور اون مسایل کا جنسے ہمنے تعرض کیا ہے ایسا حال ہے کہ اگر ہم اُنسے تعرض نکرین اور اُنکی اصل حقیقت بیان کرکے اُنکی حمایت نکرین تو علوم مغربیہ یورپ سے اون مسایل کو نقصان و صدمہ پہنچے اور مسلمانون کے اعتقاد مین اسلام کی طرف سے شک و تردد پیدا ہو اسلئے ہمنے اون مسایل کی حقیقت کو ایسے طور پر بیان کیا ہے کہ انکیطرف علوم مغربیہ کے ضرر و صدمہ کو راستہ نہ ملے اور مسلمانون کے عقاید مذہبی مین فرق نہ آوے۔ جو ترقی قومی کا مانع ہے۔ یہ ہمنے **خلاصہ** کلام جناب معہ شرح بیان کیا ہے اور **اصل کلام**